

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 غوثِ مَظْمُومِ، نورِ ہُدٰی، مختارِ نبی، مختارِ خدا
 سلطانِ دو عالم، قُطْبِ عَلٰی جِہانِ جلالِ اَرْض و سَمٰوِ
 (خواجہ احمد علی رحمۃ اللہ علیہ)

الذیبت سیمۃ القصص

سلام حضوری فتوے نادرہ (حضور پیر نور علی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے متعلق)
 ترکمب ختم شریف و طریقہ ایصال ثواب

ہدیہ

۳۰۰۰

مکتبۃ غوثیہ کتب خانہ (حسین)

۳ سرگودھا، بیرون شہر عالمی دروازہ لاہور

البرکۃ پریس پرنٹنگ ہاؤس لاہور

(۷۸۶)
اور در زرا قیہ

ہر نماز کے بعد ۱۶۶ بار کلمہ شریف ۷۰۰ بار تنفیلاً
 (اَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاقْتُبُ إِلَيْهِ) ۱۰۰ بار درود
 شریف وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
 علاوہ ازیں نماز فجر، ظہر، عصر اور عشا کے
 بعد ۱۸ مرتبہ اور نماز مغرب کے بعد ۲۸
 مرتبہ سورۃ فاتحہ (الحمد شریف)



ماہنامہ
شاہ ولایت
لاہور

بقام اشاعت دربار حضرت حافظ برکت علی قادری علیہ الرحمۃ کو چھ خوشیہ نیا بازار لاہور
 دفتر رائے رابطہ، اجنار شاہ ولایت، البرکت پریس ۳۲ سرگروڈ بیرون شاہ عالمی گیٹ لاہور



الفَصِيلَةُ الْغُوثِيَّةُ

سَقَانِي الْحُبَّ كَأَسَاتِ الْوَصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمَرِي نَحْوِي تَعَالَى

عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنی شراب کو
کما کر میری طرف لوٹ آ۔

سَعَتٌ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُوسٍ
فَلِهَمَّتْ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

پیالوں میں (بھری ہوئی) وہ شراب میری طرف دوڑی، پس میں اپنے احباب
کے درمیان نشہ شراب سے مست ہو گیا۔

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لَسُّوْا
بِحَالِي وَادْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِي

میں نے تمام اقطاب کو کما کر آپ بھی مزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ
وہی میرے رنگ میں رنگ جاؤ، کیونکہ آپ بھی میرے اقطاب ہیں۔

وَلَهُمْ وَأَشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِي
فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَأْنِي مَلَائِي

ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جام معرفت پیو کہ تم میرے لشکر ہو، کیونکہ
ساقی قوم نے میرے لئے لبالب جام بھر رکھا ہے۔

شَرِبْتُمْ فَضَلَّتِي مِنْ أَعْدِ سُكْرِي
وَلَا بَلْتُمْ عَلَوِي وَاتِّصَالِي

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری کچی کھجی شراب پی لی، لیکن میرے
بلند مرتبے اور قرب کو نہ پاسکے۔

مَقَامُكُمْ الْعُلَى جَمْعًا وَلَكِنْ
مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا سَاَلَ عَالِي

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ کے مقام سے
بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقَرُّبِ وَحْدِي
يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

میں بارگاہ قرب الہی میں نیتا اور یگانہ ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے پھیرتا ہے (یعنی
ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے) اور خداوند تعالیٰ میرے لئے کافی ہے۔

أَنَا الْبَارِئُ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ اعْطَى مِثَالِي

جس طرح باز شہب و سیاہ سفید پروں والا باز تمام پرندوں پر غالب اسی طرح جس
تمام مشائخ پر غالب ہوں۔ تاؤ مردان خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا کیا ہے

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَارِ عَزْمٍ

وَتَوَجَّجَنِي بِتِيَّانِ الْكَمَالِ
اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا، جس پر عزم (ارادہ استحکم) کے پیل بوٹے
تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے۔

وَأَطْلَعَنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمٍ

وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِي

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ
میں نے مانگا مجھے عطا کیا۔

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حالت
میں جاری ہے۔

فَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّي فِي بِحَارِ

لَصَامَرَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي السَّرَّوَالِ

اگر میں اپنا راز یا تو تجھ وریاؤں پر ڈالوں تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے اور ان کا نام و نشان نہ رہے۔

وَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالِ

لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

وَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَائِرِ

لَحَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِي

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہے۔

وَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مِيتِ

لَقَامَ بِقُدْرَةِ السَّوْلِ تَعَالَى

اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو۔

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ

تَمُرُّ وَتَنْقُضِي إِلَّا آتَا لِي

مہینے اور زمانے جو گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں، بلا شک وہ میرے پاس
حاضر ہوتے ہیں۔

وَتُخَيِّرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْرِي

وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ جِدَارِي

اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع
دیتے ہیں۔ (اے منکر کرامات) جھگڑے سے باز آ۔

مُرِيدِي لَهُمْ وَطِبُّ وَاشْطَحْ وَعَنِي

وَإِفْعَلْ مَا تَشَاءُ فَإِلَّا سَمْعًا

اے میرے مرید! سرشار عشق الہی ہو اور خوش رہ اور بے باک ہو اور خوشی
کے گیت گانے اور جو چاہے کر کیونکہ میرا نام بلند ہے،

مُرِيدِي لَا تَخَفْ أَلَلَّهُ سَرَابِي

عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِي

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے، اُس نے مجھے
وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پایا ہے۔

طُبُوئِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقْتُ

وَشَاءُ وَسُ السَّعَادَةِ فَتَدْبَدِلِي

میرے نام کے دُنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے
نگہبان و نقیب میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

بِلَادِ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي

وَوَقْتِي قَبْلَ فَلْيُ قَدْ صَفَا لِي

اللہ تعالیٰ کے تمام شہرِ میاں ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میری وقت سیرِ دل کی پیدائش
سے پہلے ہی صفا تھا، یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی صفا تھی۔

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ حَبْمًا

كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ

میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا، تو وہ سب مل کر رانی
کے دانہ کے برابر تھے۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعَادَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِي

میں نے علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا اور میں نے خداوند تعالیٰ کی مدد سے
سعادت کو پا لیا۔

رَجَائِي فِي هَوَا جِرْهُمُ صِيَامُ

وَفِي ظُلْمِ اللَّيْلِ كَاللَّائِي

میرے مُرید موسمِ گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَرَائِي

عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرُ الْكَمَالِ

ہر ایک ولی کے لئے ایک قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمِ مبارک پر ہوں جو آسمانی کمال کے بدرِ کامل ہیں۔

نَبِيٌّ هَاشِمِيٌّ مَكِّيٌّ حَجَّازِيٌّ

هُوَ جَدِّي بِهَرِ نِلْتُ الْمَوَالِي

وہ نبیِ کرم ہاشمی، مکی اور حجازی میرے جدِ پاک ہیں۔ انہیں کی وساطت سے میں نے بزرگی کو پایا۔

مُرِيدِي لَا تَخَفْ وَاشْرِكْنِي

عَزُومُ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مُرید! تو کسی شیعِلِ غرِ شریر سے نہ ڈر کیونکہ میں لڑائی میں اولِ العزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

أَنَا الْجَيْلِيُّ مُجِي الدِّينِ إِسْمٰی
وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ

میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور مجی الدین میرا نام ہے اور میرے (قبض و
صداقت کے) نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخَدَّعُ مَقَامِي
وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ مخدع (خاص
مقام) ہے اور میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ إِسْمٰی
وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

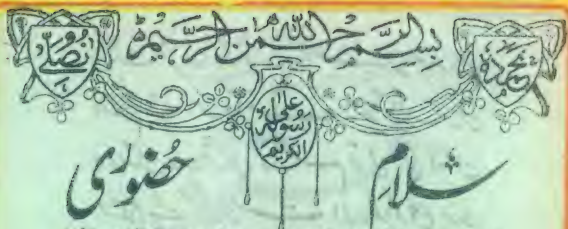
اور عبد القادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرا نانا پاک یعنی سرکار عالمیاس
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشمہ کمال کے مالک ہیں۔

(❖)

تَقَبَّلْنِي وَلَا تَرُدُّ سَوْءًا إِلَى

أَخِي خُشِّي سَيِّدِي أَنْظِرْ بَحَا لِي

مجھے منظور فرمائیے اور میرا سوال رد نہ کیجئے، میری فریاد رسی کیجئے، میرے آقا! میرا حال
لاحظہ فرمائیے ۛ



الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ النَّاسِ

السلام اے آنکہ تو حیدر احد از تو عیان
 میم احمد در احد شد چشمه فیضان روان
 السلام اے آنکہ شان تست نور ذات حق
 هست نورت منظر انوار ذات مستعان
 السلام اے آنکہ ذات پاک تو در کائنات
 ناظر و حاضر بود در هر زمان و هر مکان
 السلام اے آنکہ کردی سیر اندر لمحہ
 در شب معراج بیشک از زمین تا لامکان
 السلام اے آنکہ شد پدید از نورت عالمی
 گفت حق لولاک در شان تو بیشک بیجان
 السلام اے آنکہ روشن از تو جمیع کائنات
 جلوه نور مبین تست در هر جا عیان
 السلام اے آنکہ نورت در جبین اولیاست
 از جمال تست پیدا در وجود شان نشان
 السلام اے آنکہ از نور پداست هر کجا

اُمّتِ نبی را نیکو داری ز شیطان بر زبان
 السلام اے آنکه دانت رحمتی للعالمین
 دوستان و دشمنان را هم تو می بخشی امان
 السلام اے آنکه دست اندر کر کردن بزور
 ماصیان را می کشتی از نابر و وزخ و جستان
 السلام اے آنکه داری اُمّت خود در خطب
 و ز شیطان لعین کر دے و را ایمان زبان
 السلام اے آنکه هرگز نه فراموشش از تو کس
 اُمّت خود را تو هستی پاسبان مهربان
 السلام اے آنکه از یوم ازل تا روز حشر
 جلوه افزای شوی گاه عیاں گاه نهان
 السلام اے آنکه در سدر رنگ جلوه می کنی
 گاه ظاہر گاه باطن از ازل تا حادان
 السلام اے آنکه تا میلاد پاکت نور تو
 در تسلسل ماند اندر صلب پاک طیبان
 السلام اے آنکه در راه راک گنبد نشان تو
 یز خدائے بیچ کس را طاقت نطق زبان
 السلام اے آنکه بخشیدی باین سبب
 عزت عرض سلام و برکت ایمان و جهان

حاضر و ناظر کے متعلق علمائے اکرام کا

نادرستوی

کر ڈر ہا صلوة و سلام اس نور مجسم سرکارِ دو عالم، اللہ کے پیارے حبیب
حبیب رحمت عالمیاں شفیق مجرباں، سید المرسلین خاتم النبیین پر جن کی ذات گرامی ہر
زمان و مکان میں حاضر و ناظر ہے۔ لیکن دیکھنے کے لئے چشم بصیرت کی ضرورت ہے۔

گر نہ بسند بروز شپہ چشم

چشمہ آفتاب را چہ گناہ

اِسْتِفْتَاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین: زید کہتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و
السلام حاضر و ناظر ہیں تمام احوال اُمت پر، عموماً کہتا ہے کہ اس کا قائل کافر ہے ان میں سے
کون حق پر ہے۔ بینوا و توجروا

الجواب: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب عز و جل فرماتا
ہے: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (اے نبی ہم نے
اپنے بھیجا شاہد اور بشارت دینے والا اور ڈرسانے والا) اور فرماتا ہے: فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا
مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (کیسا دن ہوگا جب ہم ہر
گروہ میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے) شاہد شہود سے ہے اور
شہود حضور ہے شاہد شاہد سے ہے اور شاہد رویت ہے تو وہ شاہد شاہد میں شاہد حاضر میں شاہد

ناظرین و لکھنے والے علموں طرزی مجھ کبیر میں اور نعم بن حماد کتاب الفتن میں
 اور ابو نعیم دلائل میں عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں جسور اقدس عیلام صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَنِي الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلَى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلَى
 يَوْمِ الْقِيَمَةِ كَأَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى كَبْجِي هَذَا جِلْبَانًا مِنَ اللّٰهِ جَلَا كَلِيٌّ كَمَحَلَّةٍ
 لِلنَّيَّيْنِ مِنْ جَبِي (بیشک اللہ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں دیکھ رہا ہوں دنیا اور
 جو کچھ اس میں قیامت تک مجھے دلائے سب کو ایسا جیسا کہ اپنی پھیل کو دیکھتا ہوں یہ اللہ
 کی طرف سے روشنی ہے جو اس نے میرے لئے کی ہے جیسے مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام
 کیلئے کی تھی ارب عزوجل فرماتا ہے: وَكَذٰلِكَ نُرِىْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ
 وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنُ مِنَ الْمُؤَقِّنِيْنَ (اور ایسے ہی ہم ابراہیم علیہ السلام کو دکھاتے
 ہیں اپنی ساری بادشاہی آسمان و زمین کی تو جس چیز کو اللہ کی سلطنت سے خارج مانتے
 وہی ابراہیم علیہ السلام سے غائب ہے لیکن کوئی چیز اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سلطنت سے
 خارج نہیں ہو سکتی تو آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز ابراہیم علیہ السلام کی نگاہ سے غائب نہیں
 امام فخر الدین اسی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: رب عزوجل نے اُن کی نگاہ سے فرمایا کہ نقطہ
 کا وہم ہے بلکہ شعوبی فرمایا کہ تجھ و بقا پر وال ہو (تادیل کی گنجائش بہت ہوتی ہے غلام
 انظر رسول کریم کا اس كَذٰلِكَ کا مشاعرہ بتایا جاتے) ہم ایسے ہی دکھاتے ہیں ابراہیم
 کو ایسے کیا معنی؟ وہ دوسرا کون ہے جس کے دکھانے سے تشبیہی جارہی ہے کہ جیسے
 انہیں دکھائے اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کو دکھائے۔ یاں ہم سے شہود مشہودہ اصل اللہ
 کمال است وہ منبع بخار و انوار مرجع اضواء و انوار کون ہیں؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جن کے صدقے میں اہل کمال نے کمال پایا۔ تمام فضائل و کمالات انبیاء علیہم السلام کے فضائل کا پر تو
ہے امام اجل نبوی البر محمد بر صیدی قدس سرہ تصدیق مبارکہ بڑے شریفین میں فرماتے ہیں:

وَكُلُّ أَيِّ النَّاسِ الْكَرَامِ بِهَا فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ
فَاتَتْهُ شَمْسُ فَضْلِهِمْ كَوَاكِبُهَا يُظْهِرُونَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلُمِ
حَتَّى إِذَا اطَّلَعَتْ فِي الْكُونِ عَمَّ هَذَا هَا الْعَالَمِينَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأَحْيَامِ

حضرت مولے رسول جتنی نشانیاں لائے وہ حضور ہی کے نور مقدس سے ان
گوشتین اس لئے کہ حضور آفتابِ فضل میں تمام انبیاء حضور کے تارے ہیں کہ اندھیروں میں
حضور ہی کا نور لوگوں کو پہنچاتے ہیں یہاں تک کہ جب اس آفتابِ فضل نے طلوع فرمایا۔
اس کی ہر ایت سارے جہان کو عام ہو گئی اور اس نے سب مردہ دلوں کو جلا دیا۔

پہلے امام علیہ الرحمۃ تصدیق مبارکہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں:

كَسِفَتْ تَرْقِي رُقِيَّكَ الْأَشْيَاقُ يَا سَمَاءَ مَا طَاوَلَتْكُمَا سَمَاءُ
لَمْ يَدَاؤُوكَ فِي عِلَاقٍ وَقَدْ حَا لَسَنِي مِنْكَ دُونَهُمْ وَسَمَاءُ
إِنَّمَا فَتَكُوا أَصْفَانِكَ لِلنَّاسِ مِنْ كَسَامَتِكُمَا التَّجُومَرُ السَّمَاءُ

کیونکہ حضور کے مرتبہ پر ترقی پائیں انبیاء کے وہ آسمان جس سے کوئی بلندی میں مقابلہ نہیں
کر سکتا۔ حضور کی بندگیوں کے پاس عجب نہ جاسکے حضور کی بلندی اور حضور کی روشنی
یہاں میں حائل ہو گئی۔ انہوں نے اپنے کمالات میں حضور کے کمالات کی تصویر دکھائی ہے
بیلیہ پانی تاروں کی تصویر دکھاتا ہے۔ تو یہ نظر محیط کہ تمام ملکات السموات والارض کا
عام ہے (ابراہیم علیہ السلام نے کس سے پائی؟ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

ایک وسلم سے) ان کی نظرمیٹ کی تصویر ہے۔ تصویر ذوالنورۃ کے شاہ جہتی ہے اسی
مشابہت کو تو فرماتے ہیں **كَذَلِكَ بُرِّئَ رَبِّيَ إِسْرَافِهِمْ**۔

جامع ترمذی و سنن دارمی وغیرہ مکتب معتبرہ میں بروایات صحیحہ حضرت سیدنا معا
ذی اللہ تعالیٰ عنہم بن جبل وغیرہ دس صحابہ کرام سے ہے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں: **أَتَانِي سَرَقٌ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ فِيمَ**

يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى (میرا رب میرے پاس تشریف لایا یا ایشا تشریف لایا
جو عقل سے وراور اس کی عبادت و عزت کے شایان ہے اس نے فرمایا اے محمد

ملاء اعلیٰ باجم کس بات میں مباہلت کرتے ہیں میں نے عرض کی اے میرے رب تو
خوب جانتا ہے فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْ قَوْجَدَتْ بَرْدَهَا بَيْنَ
شَتْرَاقِيٍّ اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا۔

خُذُكُ مِیْنِ نَے اپنے سینہ میں پانی اس ہاتھ رکھنے سے کیا ہوا۔ فرماتے ہیں **فَعَلِمْتُ**
مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں
ہے) **فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ** (میں نے جان لیا جو کچھ

شرق سے غروب تک ہے) **فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ** (ہر چیز
مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی) فقط روشن ہو جانے پر قناعت نہ فرمائی
بلکہ **وَعَرَفْتُ** زیادہ فرمایا یعنی میرا دیکھنا ایسا نہیں کہ اجمالی طور پر ایشا نے حاضر

ہیں محل طور پر دیکھ لیں اور پہچان میں نہ آئیں۔ نہیں میں نے سب کچھ دیکھا اور
سب کچھ پہچانا حضور کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے حضور کے غلاموں میں سے ایک

غلام اور کیسے غلام نہایت عزیز اور پیلے غلام کیسے بیٹے نہایت محبوب بیٹے حضرت
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اَلْاَشْقَىٰ الَّذِي يَصُونُ
عَلَيَّْ دَانَ عَيْتِي فِي التَّوْحِ الْمَحْفُوظِ (بیشک تمام سعید اور تمام شقی مجھ پریش
کئے جاتے ہیں اور بیشک میری آنکھوں کو محفوظ میں ہے) اور فرماتے ہیں: ۵

فَقَدَرْتُ اِلَىٰ يَلَدِ اللّٰهِ جَمْعًا كَخَدِّ لَوْ عَلَىٰ حُكْمِ اِصْصَالِي

میں نے اللہ کے تمام ملک کو اس طرح دیکھا گویا وہ سب ملک میرے سامنے ایک ہی
کے دانے کے برابر ہے) حضرت سیدنا ہادوثی والذین قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت
خواجہ عبداللہ بن محمد طائی قدس سرہ نے فرمایا: ”مرد وہ ہے کہ تمام زمین اس کے سامنے
کھیت درست کی شکل ہو فرماتے ہیں کہ میں کتابوں کو مردودہ ہے کہ تمام زمین اس کے
سامنے انگوٹھ کے ناخن کے برابر ہے۔ غرض وہ بلاشبہ حاضر و ناظر ہیں ان کا رب عزوجل
فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا ذَلِكُمْ يَاسُ الْوٰۤءِلٰٓئِیۡہِ

سب اللہ کی طرف توبہ کرو (توبہ میں یقیناً قطعاً شرع کو بعد ہی منظور ہے۔ گھڑی بھر کی تاخیر منظور
ہو) یہ نہ یہ کہ جیسے وہ بیٹے کیسے اٹھا رکھی جائے اور بھی قرآن کریم سے اب پرچھے توبہ کا
طریقہ کیا بیان فرماتا ہے: وَلَوْ اَنَّكُمْ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ جَاءَتْكُم مِّنْ تَحْتِیْہِ الْوٰۤءِلٰٓئِیۡہِ

اللّٰہُ وَاسْتَغْفَرَ لَہُمْ الرَّسُوْلُ لَوْ جَدَّوْا اللّٰہُ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (اور اگر وہ جب
اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسے محبوب تمھارے حضرت حاضر ہوں اور معافی چاہیں اور آپ میں ان کے لئے
معافی چاہیں تو ضرور اللہ کو یا میں کے توبہ قبول فرمانے والا مہربان) توبہ ہم سے مانگتے ہیں اور فوراً
دے گئے ہیں اور طریقہ یہ بتاتے ہیں کہ ان کے حضور حاضر ہو کر توبہ کرو اور اگر وہ دوسرے میں تو فری توبہ

کسی ملکن اور مدینہ طیبہ حاضر ہوا ہر مسلمان کو کیسے آسان اور اگر کیا بھی تو تارتاق از عراق کا مضمون
 نہیں نہیں یہی معنی ہیں کہ وہ ہر جگہ حاضر ہیں ہر مسلمان کے دل میں وہ تشریف فرما ہیں ہر مسلمان کے
 گھر میں وہ تشریف فرما ہیں علی قاری شریف شفا کے امام قاضی عیاض میں اس سند کی دلیل میں
 کہ جب کسی تنہا مکان میں جاؤ جہاں کوئی نہ ہو۔ یوں کہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِرِ
 النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ۔ فرماتے ہیں: لَا تَرْوَحَ الْمَسْکِیَّ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَاضِرًا فِیْ بُیُوتِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ (صغیر)
 اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح تمام مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے، یہ لفظ کی تصریح
 ہے اور حضرت محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی سندس مر العزیز نے جا بجا تصریح فرمائی کہ حضور
 ہر چیز پر حاضر و ناظر ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص ایسے مسد کو جو قرآن عظیم حدیث صحیح و
 ارشاد اہل علمائے ثابت ہے کفر کے وہ اپنے اسلام کی خبر ہے۔ هُمْ لِلْكَفْرِ بِیَوْمَئِذٍ
 اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

دستخط و نمبر

- (۱) عبدالمصطفیٰ، محمد رضا خان محمدی سنی جعفری، قادری، برکاتی، بریلوی، عقی عن محمد، عبدالمصطفیٰ، البیہادی
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ دستخط (۲) الجیب مصیب نقیر خداوند کمال الدین مختار القادری
 المجدوی عقی عن عبدالمصطفیٰ۔ دستخط (۳) احمد حسین رامپوری عقی عن محمد درگاہی معالی البخیر شریف
 دستخط (۴) الجواب صحیح صحیح ابو النضر محمد یعقوب عقی القادری رامپوری۔ دستخط
 (۵) الجواب صحیح امیر علی خاں بلہاری عقی عن البھاری مدرس مدرس جامع مسجد شاہجہان پور۔ دستخط
 (۶) الجواب صواب محمد نور الحسن النقیذی عقی عن مدرس اہل سنت و جماعت
 واقعہ بانس بریلی۔ دستخط (۷) الجیب اللیب لاریب مصیب فیما احباب اللہ درویش
 محمد و اصحاب۔ انا العبد الفقیر الحقیر المسکین محمد اکرام الدین عقی عن خطیب امام مسجد
 وزیر خان لاہور۔ دستخط

نوٹ: اس فتویٰ کی تائید میں پنجاب یونیورسٹی کے اور بھی بہت سے علماء کی تائید و مستطاب موجود
 تھے لیکن عدم کفالت کی وجہ سے درج نہیں کر سکے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ترکیب ختم شریف

جناب سرکار دو عالم نبی کریم ﷺ اداۓ اُنس جہاں گشت عالیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ۱۲ ربيع الاقوان

الحمد شریف ۱۱ مرتبہ ۴ درود شریف ۳۶۰ مرتبہ ۴ یا ہادی یا
 نور ۳۶۰ مرتبہ ۴ یا ہادی یا منور ۳۶۰ مرتبہ ۴ یا حضرت سید
 العرب والعجم شیخا اللہ ۳۶۰ مرتبہ ۴ صلی اللہ علیک
 وسلم یا رسول اللہ ۳۶۰ مرتبہ ۴ صلوات اللہ تعالی
 سرمداً علی النبی محمد فریدرس یا حضرت المدد
 الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوۃ و
 السلام علیک یا حضرت سید العرب والعجم شیخا
 اللہ مشکاکشا یا خیر ۳۶۰ مرتبہ ۴ درود شریف ۳۶۰ مرتبہ
 الحمد شریف ۱۱ مرتبہ ۴ یا حضرت یاسرور یا صدیق
 یاعمر یا عثمان یا حیدر یا شیخ یا شہر شکرین دفع خیر
 اور ۳۶۰ مرتبہ ۴ الحمد شریف ۱۱ مرتبہ ۴

ترکیب ختم غوثیہ عالیہ

الحمد شریف ۱۱ مرتبہ - درود شریف ۱۱ مرتبہ ، سبحان اللہ
 والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول

حَقَّ عَلَيْهَا وَبِهَاجِي وَنُصُوتُ وَنُصُوتُ إِنشَاءُ اللَّهِ عَلَيْهَا مِنْ
الْأَمِينِينَ أَمِينِينَ اور ذکر شریف ختم کرنے کے بعد اللہ یحییٰ وَیُمِیتُ وَ
هُوَ حَیُّ لَا یَمُوتُ بِیَدِهِ الْخَیْرَةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ
ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت یحییٰ بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۲۲ جمادی الآخر

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ
سورۃ العصر ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ
درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ
ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۲۸ ذی الحجہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ
یا دُوبُ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ
کافی ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ
فاروق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ

ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۱۸ ذی الحجہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ
ایہ کریم ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ
حضرت عثمان عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ ۱۰۰ مرتبہ

ختم شریف امیر المؤمنینؑ سید حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

تاریخ وصال ۱۲ رمضان المبارک

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ : سورۃ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ : سورۃ انا اعلمناک
۱۰۰ مرتبہ : سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ : کلمۃ تمجید ۱۰۰ مرتبہ : آیت کریمہ ۱۰۰ مرتبہ
یا کافی ۱۰۰ مرتبہ :

نَادِ عَلِيًّا مَقْظَرِ الْحَبَائِبِ تَجِدُهُ عَوْنًا لَكَ فِي السَّوَابِ كُلِّ
هَيْمٍ وَعَسَى سَيَنْجِي بِعَظَمَتِكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ بِبُيُوتِكَ
يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ بُولَايِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا
وَلِيُّ يَا وَلِيُّ يَا وَلِيُّ بِمَحَبَّتِكَ يَا مُجِي الدِّينِ يَا مُجِي الدِّينِ
يَا مُجِي الدِّينِ ۱۰۰ مرتبہ : يَا خَالِقُ ۱۰۰ مرتبہ : يَا وَهَّابُ ۱۰۰ مرتبہ :
يَا تَوَّابُ ۱۰۰ مرتبہ :

شَاہِ مُرَدَّانِ شِيرِيزْدَانِ قُوَّتِ پَروردگار
لَا فِتْنَى إِلَّا عَلَيُّ لَا سَيْفَ إِلَّا ذُو الْفَقَارِ
۱۰۰ مرتبہ

بِی خَمْسَةِ اُظْفَی بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةِ
الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةُ
۱۰۰ مرتبہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ : سورۃ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ : شیئاً لہ یا حضرت
علیٰ عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ :

نوٹ : ختم شریف میں سب سورتیں مسمیٰ بسم اللہ شریف پڑھیں

التجادر بار عالیہ غوثیہ

اِنْ فَتِيْرَ حَقِيْرٍ سَكِنَ دَرْگا ہ تجیلا فی تَرْکَتِ عَلٰی عَفٰی عَمَّة

کون کھڑا دربار ہمارے۔ کبھی تو صاحبؐ بچیں گے
گو مجرم بدکار بنے ہیں منہ ڈھانپے دربار کھڑے ہیں
آپ ہیں بخشہار ہمارے۔ کبھی تو صاحبؐ بچیں گے
گہری ہے ندیا دور کنار ترن نہ جانوں۔ اس غم مارا
بتے ہیں ساجن پار ہمارے کبھی تو صاحبؐ بچیں گے
مُن کر نالہ و گریہ زاری پوچھ ہی لیں سرکار ہماری
کیوں ووت دربار ہمارے۔ کبھی تو صاحبؐ بچیں گے
کٹھن ہے منزل رستہ پر خار قدم نہیں اُٹھتے۔ چلنا دشوار
سر پر غم کا بار ہمارے۔ کبھی تو صاحبؐ بچیں گے
نام ہے عبد القادر ان کا ^{رضی اللہ تعالیٰ عنہ} وہ قادر کے ، متاد ان کا
دو جاگ میں غم خوار ہمارے۔ کبھی تو صاحبؐ بچیں گے
حافظ ان کے لطف و کرم سے چھٹ گئے قید مصاب و غم سے
بخت ہوئے بیدار ہمارے۔ کبھی تو صاحبؐ بچیں گے

ایصالِ ثواب کا طریقہ

نعت خوانی، ختم شریف، ذکر و اذکار، قیام و سلام اور تلاوت قرآن مجید کے اس طریقہ ایصالِ ثواب کریں :- ”یا اللہ جو کلماتِ طہارت اس محفل مقدس میں پڑھے اور گئے گئے اور جو تبرکاتِ طعام شیرینی اور صلہ پھول وغیرہ رکھے گئے ان سب کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اپنی جناب میں قبول فرما کہ ان کا ثواب پہنچا دیجیے۔“

بخدمتِ اقدس حضورِ سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، بارِ ارحم الراحمین و مرسلین علیہم السلام، بارِ وراح والدین شریفین، آباء و اجداد اہل بیتِ عظام، ازواجِ مطہرات، اصحابِ کرام (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام)، تابعین تبع تابعین، امامانِ اہل بیت، حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم و شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، بالخصوص بخدمتِ الاسطوانات الاولیاء قطبِ الکقطاب حضور مجربِ سب جہان قطبِ ثانی خورشیدِ صدیقی، شہبازِ لامکانی میراں محی الدین شیخ سید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ التورانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جمیع بزرگان و سادات سلسلہ عالیہ قادریہ، اولیہ، چشتیہ، مہروریہ، نقشبندیہ وغیرہ وغیرہ بارِ ارحم الراحمین، جمیع صدیقین، شہداء و صالحین، اولیاء کرام، صوفیائے عظام، خاصانِ خدا، مقربانِ الہ (مترجمین سے لے کر مترجمین تک)، بارِ ارحم الراحمین، المومنین، المومنات و المسلمین و المسلمات۔“

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِیْ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِیْدِہٖ
حَمَلِہٖ وَ سَلَامَہٗ

بعد اپنے اور مجملہ مسلمانوں کے لئے دُعائے خیر کریں

سید امیر حسین نقوی نقیس روضہ لاہور ۱۳۵۳ھ ۱۹۳۶ء